یعنے معشوق بیوفا ہے اُسکو جو وفادار سمجہا تو یہہ غلطی کی اور معشوق بیوفا کو وفادار جاننا ایسی غلطی ہے جیسے کوئی شخص نادانی سے کافر کو مسلمان سمجہے - اسد = منادی یعنے اے اسد - اُسکو = یعنے معشوق بیوفا کو پہلے مصرع کا مضمون اسطرح ہے کہ اے اسد کیون اُسکو یعنے معشوق کو وفادار سمجہکر تونے اپنا دل دے دیا - کافر اور مسلمان صنعت تضاد ہے جسکا دوسرا نام طباق ہے - جان کے = یعنے سمجہکر اور جان بمعنی روح بہی آیا ہے - اور یہہ دوسرے معنے یعنے روح جو یہان غیر مقصود اور نامطلوب ہین لفظ دل کے ساتہہ مناسبت رکہتے ہین - کیونکہ دل اور جان لازم و ملزوم چیزین ہین اور روح کا مقام دل ہے لہذا لفظ جان سے اس شعر مین صنعت ایہام التناسب پیدا ہو گئی - شعر صاف اور نہایت عمدہ بلکہ لاجواب ہے -

دیکہکر غیر کو ہو کیون نہ کلیجا ٹہنڈا
نالہ کرتا تہا ولے طالب تاثیر بہی تہا

کلیجا ٹہنڈا ہونا محاورہ ہے اسکے معنے ہین مراد بر آنا - خوش ہونا - آرام پانا -

پیشہ مین عیب نہین رکہئے نہ فرہاد کو نام
ہم ہی آشفتہ سرون مین وہ جوان میر بہی تہا

پیشہ = پیشہ یہی کہ فرہاد نے سنگ تراشی کا کام کیا تہا - کسیکو نام رکہنا = محاورہ ہے - اسکے معنے ہین کسیکو عیب لگانا - بدنام کرنا - برا کہنا - آشفتہ سر = دیوانہ -

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی
مین دل ہون فریب وفا خوردگان کا

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی = یہہ دونون صفات اُس دل کے ہین جس نے
وفای بیوفایان کا فریب کہایا ہے ۔

چھوڑا مہ نخشب کیطرح دست قضا نے	خورشید ہنوز اُسکے برابر ہوا تہا

ماہ نخشب = وہ چاند ہے جسکو حکیم ابن عطا مشہور بہ ابن مقنع نے جادو
اور شعبدہ کے اصول پر سیماب اور دوسرے اجزا سے بنایا تہا ۔ وہ چاند
برابر دو مہینون تک ہر رات کو ایک کنوین سے جو کوہ سیام کے نیچے
واقع تہا نکلتا تہا اور اُسکی روشنی بارہ میل تک جاتی تہی ۔ جاننا چاہیے
کہ دو مہینون کے بعد یہہ شعبدہ مفقود و معدوم ہو گیا نخشب بفتح نون و
سکون خاء معجمہ و باء موحدہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک ماوراء النہر مین
ہے ۔ ماہ نخشب کو ماہ سیام بہی کہتے ہین اور کوہ سیام ایک پہار کا نام ہی
جو شہر نخشب مین ہے ۔ اس شعر کا مضمون یہہ ہے کہ جب آفتاب نے ہمارے
معشوق سے برابری کا دعوی کیا تو کارکنان قضا و قدر نے ماہ نخشب
کیطرح آفتاب کو چاہ مغرب مین جہونک دیا یعنی غروب کر دیا ۔ اس قبیل کے
اچہے اچہے مضامین بعض اردو کے اور نامور شعرا نے بہی نکالے ہین چنانچہ
میر سوز رح کہتے ہین ؎ دعوی کیا تہا گل نے اُس رخ سے رنگ و بو
کا ٭ مارین صبا نے دہولین شبنم نے منہ مین تہوکا ۔ میر تقی رح ؎
کیا خوبی اُسکے منہ کی اے غنچہ نقل کریے ٭ تو تو نہ بول ظالم بو آتی ہے
دہان سے ٭ و لہ ؎ چمن مین گل نے جو کل دعوی جمال کیا ٭ جمال